سوال

(192) قبل از وقت زکوۃ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم ماہ رمضان میں زکوۃ ادا کردیتے ہیں لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دوران سال کوئی ضرورت، مند ہمارے سامنے آتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ مال زکوۃ سے اس کا تعاون کریں، کیا قبل از وقت زکوۃ ادا کی جاسکتی ہے، شرعی طور پر اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوۃ کے فرض ہونے کی تین شرائط ہیں۔

1۔مال نصاب کو پہنچ جائے۔ 2۔مال، ضروریات سے فاضل ہو۔ 3۔اس مال پر سال گزر جائے

اگر ایک آدمی نے ان شرائط کی موجودگی میں زکوۃ ادا کردی ہے، اس کے بعد پھر اس کے سامنے کوئی ضرورت مند آجاتا ہے اور وہ شخص مال زکوۃ کے علاوہ اپنی گرہ سے اس کا تعاون کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے تو وہ زکوۃ فرض ہونے سے پہلے بھی اس سے تعاون کرسکتا ہے، یعنی زکوۃ کی ادائیگی قبل از وقت کرسکتا ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیا زکوۃ اپنے وقت سے پہلے ادا ہوسکتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔[1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوۃ دینا جائز ہے اور اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہم کے ہاں بھی قبل از وقت زکوۃ ادا کرنا جائز ہے۔ چنانچہ امام ابوداود نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے ''قبل از وقت زکوۃ ادا کرنے کا بیان'' جبکہ امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وقت سے پہلے زکوۃ دینا جائز نہیں ہے، ہمارے رجحان کے مطابق امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف مرجوح ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداود، الزکوۃ: ۱۶۲۴۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد4۔ صفحہ نمبر:190

محدث فتویٰ